Epistemology: Vol.7, Issue 7 Jan 2020
DOI: 10.37327/epistemology.007.07.2645

OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
www.epistemology.pk

تکملہ فتح الملہم کی صرفی ابحاث

A study of Morphological Discussion in the based Takmilah Fath Al-Mulhim

Dr. Zil e Huma
Assistant Professor, Govt. College for Women University Jhang, Campus, Jhang.

Abstract: The discpline of Hadith Studies is one of the richest and exclusive discipline of knowledge as its branches extends to hundred.The religious scholars had written thousands monographs concerning Hadith interpretations and explanations.Many voluminous works appeared and exist and each of them is a commendable contribution to Hadith explanations.one of significant works on Hadith explanations is"Takmila Fath-al-Mulhim" that is the result of scholastic efforts of many years by Mufti Muhammad Taqi Usmani.This explanation of Hadith book Muslim was originated and finished till the"section of Marriage" by Allama shabbir Ahmad Usmani but he couldn't extend to it to the last chapter due to his political engagements and later his demise closed the chapter.Mufti Muhammad Taqi usmani completed the remaining work. Apart from other discussions, the morpholigical deliberations of words of Prophetic traditions have been taken under consideration in the commentaries in the book. The author mentions the root of the word, differences of linguists, etymology, phonology, synonyms, alternative expressions and vocal sounds etc where needed. The articles provides handsome information in this regards.

Keywords: Morphology, Linguistics, etymology,phonology

دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور تیسری صدی ہجری میں ائمہ ستہ کی مشہور زمانہ تالیفات وجود میں آ گئیں۔ احادیث کی جمع و ترتیب اور تہذیب کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور مختلف انداز سے محدثین احادیث کو ترتیب دینے کی خدمات سرانجام دیتے رہے لیکن اس میں جو ... بالقبول صحیحین کو حاصل ہوا اور ان کی صحت پر امت مسلمہ کا ... ،یہ مقام عظیم کسی اور مجموعہ حدیث کو حاصل نہ ہو سکا۔ علمائے کرام اس بات

CC BY

پر متفق ہیں کہ صحیحین کی شروح میں سے ابن حجر عسقلانیؒ (۸۵۲ھ) کی فتح الباری بدرالدین عینیؒ (۸۵۵ھ) کی عمدۃ القاری علامہ ابو زکریا یحیی بن شرف النووی (۶۴۶ھ)کی صحیح مسلم بشرح النووی، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (۱۳۶۹ھ) کی فتح الملہم اور جسٹس تقی عثمانی کی تکملہ فتح الملہم کو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب کی شرح ہذا در اصل شبیر احمد عثمانی کی شرح فتح الملہم کا تکملہ ہے۔ یہ صحیح مسلم کی عظیم الشان شرح ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی نے چودہویں صدی ہجری کے وسط میں صحیح مسلم کی شرح فتح الملہم لکھنے کا آغاز کیا۔ آپ نے یہ شرح کتاب النکاح تک تحریر فرمائی تھی کہ مسلمانوں کے لیے پاکستان کی شکل میں ایک ایسے خطہ کے حصول کی کاوشیں شروع ہو گئیں، جہاں مسلمان انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نکل کر آزادی کی زندگی گزار سکیں۔ انگریزوں کی قوت اور ہندوؤں کی اکثریت سے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ خطہ کا حصول ایک خواب کی حیثیت رکھتا تھا۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اس خواب کی عملی تعبیر میں سرگرم ہوئے تو تصنیف و تالیف کا کام رک گیا اورکتاب النکاح سے آگے نہ بڑھ سکا۔ یہاں تک کہ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۴۹ء کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے اورفتح الملہم کا یہ کام تشنۂ تکمیل رہ گیا۔ تقریباً پچاس سال کا عرصہ اسی طرح گذر گیا، یہاں تک کہ شرح ہذا کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کو منتخب فرمایا۔ انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع کے حکم پر ۲۵ جمادی الاول۱۳۹۶ھ کو اس کام کا آغاز کیا اور تقریباً پونے انیس سال کی خاموش محنت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ۲۶ صفر ۱۴۱۵ھ کو مولانا محمد تقی عثمانی کے ہاتھوں سےفتح الملہم کی تکمیل فرمادی۔ محمد تقی عثمانی صاحب موجودہ دور کے عظیم محقق، مدبر، مفسر، محدث اور مفکر ہیں۔ موصوف کی اس شرح میں یک جا اتنا محدثانہ اور محققانہ مواد مل جاتا ہے کہ صرف اسی ایک تصنیف کو متعلقہ مباحث میں ایک کتب خانہ کے قائم مقام قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ تصنیف اساتذۂ حدیث اور طالبان علوم نبوت کے لیے ایک گراں قدر علمی تحفہ، مباحث، معلومات، فوائد و نکات اور نادر تحقیقات و تنقیحات کا ایسا خزانہ بن گئی ہے جو انہیں سینکڑوں کتابوں کی ورق گردانی سے محفوظ کر دیتی ہے۔ مقالہ ہذا تکملہ فتح الملہم کی صرفی ابحاث سے متعلق ہے۔

علمِ صرف علوم عربیہ و اسلامیہ میں کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ اس علم کے بغیر کوئی طالب علم علومِ اسلامیہ میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔ اس علم کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے:الصرف علم باصول یعرف بھا احوال ابنیۃ الکلمۃ التی لیست باعراب ولا بناء۔(۱)

علم صرف ایسے قواعد کا نام ہے جن کو جان کر عربی کلمات بنانے اور ان میں ایسے تغیرات کرنے کا طریقہ معلوم ہو جائے جو اعرابی تغیرات نہ ہوں (اعرابی تغیرات کا محل علم نحو ہے)۔

قرآن و حدیث اور عربی کی تفہیم کے لیے گرائمر کلیدی اہمیت رکھتی ہے۔ عربی گرائمر دو حصوں میں منقسم ہے: صرف اور نحو۔ متقدمین علماء کا مقولہ ہے:

الصرف أم العلوم والنحو أبوها۔ (۲)

صرف، علوم کی ماں اور نحو، ان کا باپ ہے۔

صرف کو تمام علوم کے لیے ماں اور نحو کو تمام علوم کے لیے باپ کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے، جیسے اولاد کے لیے ماں باپ کی تربیت اور سرپرستی ضروری ہے، اسی طرح علومِ دینیہ کے حصول کے لیے صرف و نحو میں مہارت حاصل کرنا ناگزیر ہے۔ علمِ صرف عربی گرائمر کی پہلی سیڑھی ہے اور طلبہ کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار بھی اسی پر ہے۔ جو طالب علم صرف کے قواعد سے ناواقف رہے، باقی علوم کا حصول اس پر بوجھ بن جاتا ہے۔ اس علم کی غرض و غایت ذہن کو صیغہ کی لفظی غلطی سے بچانا ہے۔ (۳)

مفتی تقی عثمانی صاحب کی شرح تکملہ فتح الملہم میں صرفی ابحاث بھی موجود ہیں۔ مصنف موصوف نے مصادر، اوزان، صیغوں اور ابواب کی تصریح فرمائی ہے۔

تصریحِ مصادر

وہ مواد جس سے فعل وجود میں آتا ہے، مادہ یا مصدر کہلاتا ہے۔ یہ عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے متونِ احادیث میں پائے جانے والے الفاظ کے مصدر ہونے کی تصریح بھی فرمائی ہے۔ بطورِ نمونہ چند امثلہ درج ذیل ہیں:

العتق:

مصدر من عتق العبد یعتق۔ (۴)

عتق العبد یعتق سے مصدر ہے۔

صحابة:

بفتح الصاد مصدر۔ (۵)

صاد کی زبر کے ساتھ مصدر ہے۔

المحیا:

بفتح المیم وسکون الحاء، وفتح الیاء المخففة مصدر۔ (۶)

میم کی زبر، حاء کے سکون اور یاء مخففہ کی زبر کے ساتھ مصدر ہے۔

طیرة:

وھو مصدر تطیّر۔ (۷)

اور وہ تطیّرکا مصدر ہے۔

الصّفق:

باسکان الفاء مصدر۔ (۸)

فاء کے سکون کے ساتھ مصدر ہے۔

تصریحِ اوزان

وزن سے مراد وہ سانچہ ہے جس میں مادہ (Raw Material) رکھا یا ڈھالا جاتا ہے۔ افعال کے وزن کے لیے عربی زبان میں تین حروف ف۔ ع ۔ ل مقرر ہیں۔ مادہ کے پہلے حرف کو فاء، دوسرے کو عین اور تیسرے کو لام کہتے ہیں۔ مادہ کے درمیانی حرف پر تینوں حرکات (حرکاتِ ثلاثہ) آنے کی وجہ سے فعل ماضی کی تین شکلیں (وزن) بنتی ہیں۔ فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ۔

مفتی تقی عثمانی صاحب نے متونِ احادیث کے الفاظ کے اوزان ذکر کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے۔

المعاومة:

مفاعلة من العام۔ (۹)

العام سے مفاعلة کا وزن ہے۔

العتیرة:

فھی فعیلة من العتر۔ (۱۰)

العتر سے فعیلة کا وزن ہے۔

شمط:

بکسر المیم بوزن سمع۔ (۱۱)

میم کی زیر کے ساتھ سمع کے وزن پر ہے۔

اگر کسی لفظ کے متعدد اوزان ہوں، تو مفتی تقی عثمانی صاحب نے اس کی تصریح بھی فرمائی ہے، جیسا کہ درج ذیل مثال سے معلوم ہو گا۔

برأ:

بفتح الراء بوزن قرأ علی لغة أھل الحجاز، وبکسر الراء بوزن علم علی لغة غیرھم۔ (۱۲)

راء کی زبر کے ساتھ اہلِ حجاز کی لغت کے مطابق قرأ کے وزن پر اور راء کی زیر کے ساتھ دیگر لوگوں کی لغت کے مطابق علم کے وزن پر ہے۔

متعدد اوزان۔ درست و اولیٰ کی نشاندہی

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی صاحب نے متونِ احادیث کے الفاظ کے متعدد اوزان ذکر کرنے کے بعد درست و اولیٰ وزن کی نشاندہی بھی کی ہے، جیسا کہ درج ذیل امثلہ اس منہج پر دلالت کرتی ہیں:

بريرة:

وهی بوزن فعيلة مشتقة من البرير، وهو ثمر الأراک، وقيل: انها فعيلة من البر بمعنی مفعولة، كمبرورة، أو بمعنی فاعلة، كرحيمة--- والأول اولی، لانه ﷺ غير اسم جويرية وكان اسمها برة۔ (۱۳)

اور یہ فعیلہ کے وزن پر ہے، البریر سے مشتق ہے اور وہ پیلو کے پھل ہیں اور کہا گیا: یہ البر سے مفعولہ کے معانی میں فعیلہ کا وزن ہے جیسے مبرورہ (جس کے ساتھ نیکی کی گئی ہو) یا فاعلہ کے معانی میں فعیلہ کا وزن ہے جیسے رحیمہ (نیکی کرنے والی) --- اور پہلا معانی اولیٰ ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے جویریہ کا نام بدل دیا اور ان کا نام برہ تھا۔

القصری:

الصحيح انه علی وزن القبطی، بكسر القاف والراء وسكون الصاد وتشديد الياء وقيل: انه علی وزن قتلی بفتح القاف مقصورا، وقيل: علی وزن حبلی، والصحيح هو الأول۔(۱۴)

صحیح یہ ہے کہ یہ قاف اور راء کی زیر، صاد کے سکون اور یاء کی تشدید کے ساتھ قبطی کے وزن پر ہے اور کہا گیا کہ یہ قاف کی زبر اور الف مقصورہ کے ساتھ قتلی کے وزن پر ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ حبلی کے وزن پر ہے اور پہلا درست ہے۔

صیغوں کی تصریح

کسی بھی فعل کی وہ مستعمل شکل جو مادہ (مصدر) کو وزن میں رکھنے کے بعد بنتی ہے، صیغہ کہلاتی ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے متونِ احادیث کے الفاظ کے صیغوں کے ذکر کرنے کا بھی اہتمام کیا ہے۔ بطورِ نمونہ چند امثلہ ملاحظہ فرمائیے:

أوسم :

أفعل التفضيل من الوسامة۔ (۱۵)

الوسامہ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔

فلیقعدہ :

بضم الياء، وكسر العين، أمر غائب من الاقعاد۔ (۱۶)

یاء کی پیش اور عین کی زیر کے ساتھ اقعاد سے امر غائب کا صیغہ ہے۔

فأسجح :

بالهمزة المفتوحة، والجيم المكسورة، والحاء المجزومة، أمر من الاسجاع۔(۱۷)

ہمزہ مفتوحہ، جیم مکسورہ اور حاء مجزومہ کے ساتھ الاسجاع سے أمر کا صیغہ ہے۔

تسلت :

بضم اللام وكسرها، مضارع من سلت۔ (۱۸)

لام کی پیش اور زیر کے ساتھ سلت سے مضارع کا صیغہ ہے۔

أسكّ:

وهو صيغة صفة من السكك۔ (۱۹)

وہ السکک سے صفت کا صیغہ ہے۔

متعدد صیغے

اگر کسی لفظ کے بارے میں متعدد صیغوں کا احتمال ہو تو مفتی تقی عثمانی صاحب اس کا بھی ذکر فرماتے ہیں، جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے واضح ہو گا۔

فلقی :

الظاهر أنه بفتح اللام مبنيا للمعروف ـــ وشكله البعض فى بعض النسخ بضم اللام، مبنيا للمجهول، وهو محتمل أيضاً۔ (۲۰)

ظاہر ہے کہ یہ لام کی زبر کے ساتھ معروف کا صیغہ ہے--- بعض نسخوں میں لام کی پیش کے ساتھ مجہول کا صیغہ بھی بیان کیا گیا ہے اور اس کا بھی احتمال ہے۔

یفصم :

بفتح الياء وكسر الصاد بالبناء للمعروف--- ورواه بعضهم بضم الياء مبنيا للمجهول من الافصام۔ (۲۱)

یاء کی زبر اور صاد کی زیر کے ساتھ معروف کا صیغہ ہے--- اور بعض نے اس کو یاء کی پیش کے ساتھ الافصام سے مجہول کا صیغہ روایت کیا ہے۔

تستحصد :

بفتح التاء وكسر الصاد بالبناء للمعروف فی رواية الأكثرين--- وقيل: هو بضم التاء بالبناء للمجهول۔ (۲۲)

تاء کی زبر اور صاد کی زیر کے ساتھ اکثرین کی روایت میں معروف کا صیغہ ہے-- اور کہا گیا: تاء کی پیش کے ساتھ مجہول کا صیغہ ہے۔

راجح صیغہ کی نشاندہی

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی صاحب متعدد صیغے بیان کرنے کے بعد راجح صیغہ کی تصریح بھی کر دیتے ہیں۔ بطورِ نمونہ چند امثلہ دیکھیے:

۱- کتاب البیوع باب کراء الارض کی حدیثِ مبارکہ:

حدثنا يحيى بن يحيى، أخبرنا حماد بن زيد، عن عمرو أن مجاهدا قال لطاوس: انطلق بنا الى رافع بن خديج، فاسمع منه الحديث، عن أبيه، عن النبى ﷺ، قال: فانتهره، قال: انى والله لو أعلم ان رسول الله ﷺ نهى عنه ما فعلته، ولكن حدثنى من هو أعلم به منهم يعنى ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: لأن يمنح الرجل أخاه أرضه خيرله من أن ياخذ عليها أجرا معلوما۔ (۲۳)

کے الفاظ فاسمع کی شرح میں مفتی تقی عثمانی صاحب رقمطراز ہیں:

روى على صيغة المتكلم منصوبا على كونه جواب امر، وروى على صيغه الأمر مجزوما --- ورجح النووى الأول، (۲۴) ولكن وقع فى رواية للنسائى (۲۵): كان طاؤس يكره أن يؤاجر أرضه بالذهب والفضة، ولا يرى بالثلث والربع بأسا، فقال له مجاهد: اذهب الى ابن رافع ابن خديج، فاسمع حديثه وهذه الرواية تقوى كون الحديث بصيغة الأمر۔ (۲۶)

یہ متکلم کے صیغہ سے امر کے جواب کے طور پر منصوب نقل کیا گیا ہے اور امر کے صیغہ کے ساتھ مجزوم بھی نقل کیا گیا ہے-- اور امام نووی نے اول کو ترجیح دی ہے، لیکن نسائی کی

روایت میں ہے: طاؤس ناپسند کرتے کہ وہ اپنی زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے اجرت پر دیں اور وہ ثلث و ربع کو حرج نہیں سمجھتے تھے، مجاہد نے ان سے کہا: تم ابن رافع بن خدیج کے پاس جاؤ اور اس کی حدیث سنو اور یہ روایت حدیث کے صیغہ أمر کے ساتھ ہونے کی تقویت کرتی ہے۔

۲۔ کتاب الامارۃ باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ مرکوب کی حدیثِ مبارکہ:

وحدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وأبو کریب وابن أبی عمر، واللفظ لأبی کریب، قالوا: حدثنا أبومعاویة، عن الأعمش، عن أبی عمرو الشیبانی، عن أبی مسعود الأنآری، قال: جاء رجل الی النبی ﷺ فقال: انی أبدع بی فاحملنی، فقال: ما عندی، فقال رجل: یا رسول الله! أنا أدله علی من یحمله، فقال رسول الله ﷺ، من دل علی خیر، فله مثل أجر فاعله۔ (۲۷)

میں أبدع کی شرح میں موصوف نے بیان کیا:

بضم الهمزة وکسر الدال علی البناء للمجهول۔۔ ووقع فی بعض النسخ: بُدّی بی بحذف الهمزة وضم الباء وتشدید الدال ۔

ہمزہ کی پیش اور دال کی زیر کے ساتھ مجہول کا صیغہ ہے۔۔ اور بعض نسخوں میں ہمزہ کے خذف، باء کی پیش اور دال کی تشدید کے ساتھ بُدّی بی آیا ہے۔

بعد ازاں امام نووی اور قاضی عیاض کے حوالے سے صاحبِ تکملہ نے نقل کیا:

لکن المعروف هو الاول وهو أصح۔ (۲۸)

لیکن معروف اول ہے اور وہی صحیح ہے۔

نادر صیغہ کی نشاندہی

اگر کوئی صیغہ نادر ہو تو تقی صاحب نے اس کی تصریح فرما دی ہے، جیسا کہ کتاب البیوع باب بطلان بیع الحصاۃ والبیع الذی فیہ غرر کی حدیثِ مبارکہ:

حدثنا زهیر بن حرب، ومحمد بن المثنی، واللفظ لزهیر، قالا: حدثنا یحیی، وهو القطان، عن عبید الله، أخبرنی نافع عن ابن عمر، قال: کان أهل الجاهلیة یتبایعون لحم الجزور الی حبل الحبلة، وحبل الحبلة أن تنتج الناقة، ثم تحمل التی نتجت، فنهاهم رسول الله ﷺ عن ذلک۔(۲۹)

کے الفاظ أن تنتجکے صیغہ کو ابن حجر کی تحقیقات کی روشنی میں مفتی تقی عثمانی صاحب نے نادر صیغہ قرار دیا:

بضم التاء الاولیٰ وفتح الثانية على البناء للمجهول، وهذ الفعل وقع فی لغة العرب على صيغة المجهول، ويريدون به المعروف، وهی من الصيغ النادرة ۔ (۳۰)

پہلی تاء کی پیش اور دوسری کی زبر کے ساتھ مجہول کا صیغہ ہے، یہ فعل ہے لغتِ عرب میں مجہول کے صیغہ پر واقع ہوتا ہے اور اس سے معروف مراد لیا جاتا ہے اور یہ نادر صیغہ ہے ۔

صیغۂ مضارع کا ماضی کے معانی میں مستعمل ہونا

اگر مضارع کا صیغہ ماضی کے معانی میں استعمال ہو تو، مفتی تقی عثمانی صاحب نے اس کی بھی تصریح کی ہے۔ بطورِ نمونہ چند امثلہ پیش کی جا رہی ہیں۔

فيقبل خالد بن الوليد: مضارع بمعنى الماضی للدلالة على أن الواقعة حاضرة فی ذهن المتكلم كأنها تقع الآن۔ (۳۱)

مضارع کا صیغہ ماضی کے معانی میں اس بات پر دلالت کرنے کے لیے ہے کہ متکلم کے ذہن میں واقعہ حاضر تھا، گویا کہ ابھی واقعہ ہوا ہے۔

يرجع ذباب سيفه: مضارع بمعنى الماضی، وهذا فی كلام العرب كثير، فانهم عند حكاية واقعة مضت ربما يستعملون المضارع للاشارة الى أن الواقعة مستحضرة فی ذهنهم كانها تقع الآن۔(۳۲)

ماضی کے معانی میں مضارع ہے اور ایسا اکثر کلام عرب میں ہوتا ہے، پس وہ کبھی کسی گذرے واقعہ کی حکایت کو مضارع کی طرح استعمال کرتے ہیں، اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، کہ واقعہ ان کے ذہن میں پختہ تھا، گویا کہ ابھی واقعہ ہوا۔

أرى: بصيغة المضارع مع كونه حكاية لواقعة ماضية، فلاستحضار صورتها فی الحال۔(۳۳)

مضارع کے صیغہ کے ساتھ باوجودیکہ یہ ماضی کے واقعہ کی حکایت ہے، تو اس کی صورت ذہن میں حاضر کرنے کے لیے اکثر مضارع کے ساتھ ذکر کر دیتے ہیں۔

تصریحِ ابواب

مفتی تقی عثمانی صاحب نے متونِ احادیث کے الفاظ کے ابواب کی بھی وضاحت کی ہے، جیسا کہ درج ذیل امثلہ سے معلوم ہوگا۔

الزھو :

من باب نصر- (٣٤)
نصر کے باب سے ہے۔

نحل :

من باب فتح۔ (٣٥)
فتح کے باب سے ہے۔

زھق :

من باب فتح۔ (٣٦)
فتح کے باب سے ہے۔

رغس :

من باب فتح۔ (٣٧)
فتح کے باب سے ہے۔

متعدد ابواب

اگر کوئی لفظ متعدد ابواب سے ہو، تو مفتی تقی عثمانی صاحب اس کا تذکرہ بھی کرتے ہیں، بطور نمونہ چند امثلہ ملاحظہ فرمائیے۔

رضع :

كسمع في لغة تهامة، وأما أهل نجد فيجعلونه من باب ضرب۔ (٣٨)
لغت تہامہ میں سمع کی طرح ہے جب کہ اہلِ نجد کے ہاں ضرب کے باب سے ہے۔

یغرک :

بفتح الراء، من باب سمع، وقد يكون من باب نصر وهو شاذ۔ (٣٩)
راء کی زبر کے ساتھ، سمع کے باب سے ہے، اور کبھی نصر کے باب سے بھی ہوتا ہے اور یہ شاذہے۔

تنقث :

روى هذا من باب نقص و من باب التنقيص۔ (٤٠)
اس کو نقص کے باب سے بھی روایت کیا گیا ہے اور التنقیص کے باب سے بھی۔

غلط ابواب کی نشاندہی

بعض مقامات پر مفتی تقی عثمانی صاحب نے الفاظِ احادیث کے غلط ابواب کی نشاندہی بھی کی ہے۔ مثلاً کتاب المساقاة والمزارعة باب تحريم مطل الغنی وصحة الحوالة ۔۔۔ کی حدیثِ مبارکہ:

حدثنا يحيى بن يحيى، قال: قرأت على مالک، عن أبی الزناد، عن الأعرج، عن أبی هريرة أن رسول الله ﷺ قال: مطل الغنی ظلم، واذا أتبع أحدكم على مليئ فليتبع۔(۴۱)

کے جزء اذا أتبع أحدكم کی شرح کے تحت بیان کیا:

بصيغة المجهول من باب الاكرام، وذكر الخطابی فی معالم السنن ورسالته اصلاح خطأ المحدثين (۴۲) أن أصحاب الحديث يقرء ونه بتشديد التاء من باب الافتعال، وهو غلط، والصحيح أتبع بوزن أكرم۔ (۴۳)

باب اکرام سے مجہول کا صیغہ ہے، خطابی نے معالم السنن اور اپنے رسالہ اصلاح خطأ المحدثين میں ذکر کیا ہے کہ اصحابِ حدیث اسے باب افتعال سے تاء تشدید کے ساتھ پڑھتے ہیں اور وہ غلط ہے اور صحیح أتبع أكرم کے وزن پر ہے۔

قیاسِ صرفی کے خلاف الفاظ کی تصریح

اگر کوئی لفظ صرفی قیاس کے خلاف ہو، تو مفتی تقی عثمانی صاحب اس کی تصریح بھی فرماتے ہیں۔ جیسا کہ كتاب الفتن وأشراط الساعة باب ذكر الدجال وصفته وما معه کی حدیثِ مبارکہ:

حدثنا أبوبكر بن أبی شيبة، حدثنا يزيد بن هرون، عن أبی مالک الأشجعی، عن ربعی بن حراش، عن حذيفة، قال: قال رسول الله ﷺ: لأنا أعلم بما مع الدجال منه۔ معه نهران يجريان۔ أحدهما رأی العين، ماء أبيض، والآخر، رأی العين، نار تأجج۔ فاما أدركن أحد فليأت النهر الذی يراه نارا وليغمّض، ثم ليطأطئ رأسه فيشرب منه۔ فانه ماء بارد۔ وان الدجال ممسوح العين۔ عليها ظفرة غليظة، مكتوب بين عينيه كافر۔ يقرؤه كل مؤمن، كاتب و غير كاتب۔ (۴۴)

کے الفاظ فاما أدركن کے بارے میں موصوف نے قاضی عیاض کی تحقیقات کی روشنی میں بیان کیا:

كذا وقع فی أكثر النسخ، وهو خلاف القياس الصّرفیّ، لان نون التاكيد المشدّدة لا تلحق الفعل الماضی، ولعلّ صوابه: فاما يدركن۔ (۴۵)

بہت سارے نسخوں میں ایسے ہی واقع ہوا ہے اور یہ قیاس صرفی کے خلاف ہے، کیونکہ نون تاکید مشددہ فعل ماضی کے ساتھ نہیں ہوتی۔ شاید کہ درست لفظ فاما یدرکن ہو۔

خلاصہ بحث

پس مفتی تقی عثمانی صاحب نے احادیثِ مسلم میں پائے جانے والے الفاظ کے مصدر ہونے کی تصریح فرمائی ہے، الفاظ کے اوزان ذکر کرتے ہوئے متعدد اوزان اور بعض اوقات درست اور اولیٰ وزن کی بھی نشاندہی کی ہے۔ صاحبِ تکملہ نے متونِ احادیث کے الفاظ کے صیغوں کے ذکر کرنے کا اہتمام کیا ہے۔اگر کسی لفظ کے بارے میں متعدد صیغوں کا احتمال ہو تو مفتی تقی عثمانی صاحب اس کا ذکر فرماتے ہیں،بعض مقامات پر مصنف موصوف متعدد صیغے بیان کرنے کے بعد راجح اور نادر صیغہ کی تصریح کر دیتے ہیں۔اگر مضارع کا صیغہ ماضی کے معانی میں استعمال ہو تو، مفتی تقی عثمانی صاحب نے اس کی بھی توضیح کی ہے۔صاحبِ تکملہ نے متونِ احادیث کے الفاظ کے ابواب کی وضاحت کی ہے۔ اگر کوئی لفظ متعدد ابواب سے ہو تو مولانا تقی عثمانی صاحب اس کا تذکرہ کرتے ہیں نیز بعض مقامات پر الفاظِ حدیث کے غلط ابواب اور قیاسِ صرفی کے خلاف الفاظ کی نشاندہی بھی تکملہ میں شامل ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات و حواشی (Refences)

(1) گلیالوی، امیر نواز، محمد، حافظ، جامع الصرف، گیلانی کمپیوٹر سنٹر، گوجرانوالہ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۹۹۵ء، ص:۲۲

Gliyawi, Ameer Nawaz, M. Hafiz, Jame ul Sarf, Gilani computer centre, Gujranwala., Edition, 1st, 1995, P:22

(2) المرجع السابق، ص: ۱۵　IBID, P:15

(3) صیانۃ الذمن عن الخطاء اللفظی من حیث الصیغۃ- المرجع السابق، ص: ۲۲

Sayana tul Zahan Anil Khata al lafzi min Haisi al Seegha, IBID, P:22

(4) تقی عثمانی، محمد، مفتی، تکملہ فتح الملہم، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۱۴۲۲ھ، ۱/ ۲۶۲؛ ابن فارس، احمد بن فارس بن زکریا، ابوالحسین، معجم مقاییس اللغۃ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۲ھ، ص: ۷۰۷

Taqi Usmani, Muhammad, Takmilah Fath al Mulhim, Maktaba Dar ul Uloom, Karachi, 1422h, 1/262, Ibn e Faris, Ahmad bin Faris bin Zakriya,

Abul Hussain, Maujam Maqyas ul Luqhat, Dar Ahya al Turras al arabi, Bairut, Lebnan, Edition: 1st, 1422h, P:707

(5) تکملہ، ۲/ ۲۴۴؛ الزمخشری، محمود بن عمر بن احمد، ابوالقاسم، أساس البلاغۃ، تحقیق، محمد باسل عیون السود، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۹ھ، ۱/ ۵۳۷

Takmilah, 2/244, Al Zamakhshri, Mehmood bin Umar bin Ahmad, Abul Al Qasim, Asas ul Balagha, Tehqeeq: M. Basal Eyoon al Saud, darul kutab al ilmiya, Bairut, Lebnan, edition 1st, 1419h, 1/537

(6) تکملہ، ۳/ ۱۷۲؛ ابن اثیر الجزری، مبارک بن محمد، ابن عبدالکریم، الشیبانی، ابوالسعادت، النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، ۱۳۹۹ھ، ۱/ ۴۷۱؛ ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، ابوالفضل، لسان العرب، دار صادر، بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۱۴ھ، ۱۴/ ۲۱۳

Takmilah, 3/172, Ibn Aseer Al Jazri, Mubarik bin Muhammad, Ibn e Abdul Karim, Al-Shibani, Abu al saadat, Al Nahayah fi ghareeb ul Hadith wa al Asar, Al Maktaba tul Ilmiya, Bairut, Edition: 2nd, 1414h, 14/213.

(7) تکملہ، ۴/ ۳۷۳؛ النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر، ۳/ ۱۵۳؛ الزبیدی، محمد مرتضیٰ، الحسینی، محب الدین، ابوالفیض، تاج العروس من جواہر القاموس، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۴ھ، ۱۲/ ۴۵۴

Takmilah, 4/373; Al Nahaya fi Ghareeb ul Hadith wa al Asar, 3/153; Al Zubaidi, M. Murtaza, Al Haseeni, Muhabbuddin, Abul al Faiz, Taj ul Uroos Min Jawahar ul Qamoos, Dar ul Fikar, liTabaat wa al nashar wa al tauzih, 1414h, 12/454.

(8) تکملہ، ۵/ ۲۵۵؛ الازدی، محمد بن الحسن بن درید، ابوبکر، جمہرۃ اللغۃ، دار العلم للملایین، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۹۸۷ء، ۲/ ۸۹۰؛ مزید امثلہ کے لیے دیکھیں، تکملہ، ۱/ ۳۲۱، ۲/ ۵۲۰، ۳/ ۱۵۸، ۴/ ۵۱۸، ۵/۳۴۰

Takmilah, 5/255, Al Azdi, Muhammad bin Al Hasan bin Dareed, Abu Bakar, Jumahra tul Luqha, Dar ul Ilam lilmlayin, Bairut, edition 1st, 1987, 2/890; For examples see, Takmilah, 1/321, 2/520, 3/158, 4/518, 5/340.

(9) تکملہ، ۱/ ۴۳۱؛ لسان العرب، ۱۲/ ۴۳۱؛ النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر، ۳/ ۳۲۳

Takmilah, 1/431; Lisan ul Arab, 12/431; Al-Nahaya fi Gareeb ul Hadith wa al Asar, 3/323

(10) تکملہ، ۳/ ۵۸۴؛ تاج العروس، ۱۲/ ۵۱۹

Takmilah, 3/484; Taj ul Uroos, 12/519

(11) تکملہ، ۴/ ۵۶۲؛ ابن سیدہ، علی بن اسماعیل، ابوالحسین، المحکم والمحیط الأعظم، محقق، عبدالحمید الھنداوی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۲۱ھ، ۸/ ۲۳؛ زین الدین، محمد بن ابوبکر بن عبدالقادر، مختار الصحاح، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، صیدا، س۔ن، ۱/ ۱۶۹؛ تاج العروس، ۱۹/ ۴۲۱؛ مزید دیکھیں، تکملہ، ۱/ ۴۰۶، ۴/ ۳۳۵، ۵/ ۳۳۲، ۶/ ۳۸۶، ۴۶۳

Takmilah, 4/562; Ibn e Syeda, Ali Bin Ismaeel, Abu ul Hussain, Al-Muhkam wa Al Moheet al Azam, Muhaqiq, Abdul Hameed Al Handawi, Dar ul kutab Al Ilmiya, Bairut, Edit:1st, 1421h, 8/23; Zain Uddin, Muhammad Bin Abu Bakar Bin Abdul Qadir, Mukhtar ul Sahah, Al Maktab tul Asriya, Bairut, Saida, 1/169; Taj ul Uroos, 19/421; See More: Takmilah, 1/406, 4/335, 5/332, 6/386, 463.

(12) تکملہ، ۴/ ۳۵۸؛ معجم مقاییس اللغۃ، ص: ۱۱۱

Takmilah, 4/358; Moujjam Maqiyas ul Lughat, P:111

(13) تکملہ، ۱/ ۲۷۹۔۲۸۰؛ القرطبی، احمد بن عمر بن ابراہیم، المفہم لما اشکل تلخیص من کتاب مسلم، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت، دار الکلم الطیب، دمشق، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۷ھ، ۴/ ۳۱۹؛ الجوہری، اسماعیل بن حماد، ابونصر، الصحاح تاج اللغۃ والصحاح العربیۃ، دار العلم للملایین، بیروت، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۴۰۷ھ، ۲/ ۵۸۸، لسان العرب، ۴/ ۵۵؛ الفیومی، احمد بن محمد بن علی، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، س۔ن، ۱/ ۴۳

Takmilah, 1/279-280; Al Qurtabi, Ahmad bin Umar Bin Ibraheem, Al Mufhim Lima Ashkal Talkhees Min Kitab Muslim, Dar Ibn e Kathir, Damshaq, Bairut, Dar ul Kalam Al Tayyab, Damshiq, Bairut, Edition:1st, 1417h, 4/319; Al Johri, Ismaeel Bin Hammad, Abu Nasar, Al Sahhah Taj ul Lugat wa al Sahhah Al Arbia, Dar ul Ilam Lil Malayeen, Bairut, Edition: 4th, 1407h, 2/588, Lisan ul Arab, 4/55; Al Fiyoomi, Ahmad Bin Muhammad Bin Ali, Al Misbah Al Munir fi Gareeb Al Sharrah Al Kabir, Al-Maktaba ul Ilmiya, Bairut, 1/43.

(14) تکملہ، ۱/ ۴۵۲؛ النووی، یحییٰ بن شرف، ابوزکریا، صحیح مسلم بشرح النووی، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۰۱ھ، ۱۰/ ۱۹۹؛ قاضی عیاض، عیاض بن موسیٰ الیحصبی، ابوالفضل، شرح صحیح مسلم للقاضی عیاض المسمیٰ اکمال المعلم بفوائد مسلم، دار الوفاء للطباعۃ والنشر والتوزیع، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۹ھ، ۵/ ۱۹۴؛ الأبی، محمد بن حلیفہ، الوشتانی، صحیح

مسلم مع شرحہ المسمیٰ اکمال اکمال المعلم، تحقیق، محمد سالم ہاشم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۵ھ، ۵/ ۳۸۸

Takmilah, 1/452; Al Nauwi, Yahya Bin Sharaf, Abu Zakriya, Sahih Muslim Bi Sharrah Al Nauwi, Dar ul Fikar Lil Tabaat ul Nashar wa al Tauzee, 1401h, 10/199; Qazi Ayaz, Ayaz bin Musa Al Yahsabi, Abu Al Fazal, Sharrah Sahih Muslim Lil Qazi Ayaz Al-Musamma Akmal Al Muallam Bi Fwaid Muslim, Darul Wafa Lil Tabaat wa Al Nashar wa al tauzee, Edi:1st, 1419h, 5/194; Al Abi, Muhammad Bin Halfiya Al Washtani, Sahih Muslim Ma Sharrah Almusamma Akmal Akmal al Muallam, Tehqiq, Muhammad Salam Hashim, Dar ul Kutab Al Ilmiya, Bairut, Libnan, Edition:1st, 1415h, 5/388

(15) تکملہ، ۱/ ۱۹۲؛ الحمیدی، محمد بن فتوح بن عبد اللہ بن فتوح بن حمید الأزدي، تفسیر غریب ما فی الصحیحین البخاری والمسلم، مکتبۃ السنۃ، القاہرہ، المصر، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۵ھ، ۱/ ۴۲

Takmilah, 1/192; Al Hameedi, Muhammad Bin Fatooh Bin Abdullah Bin Fatooh Bin Hameed Al Azdi, Tafseer Gareeb Ma Fi Al-Sahiheen Al-Bukhari wa Al-Muslim, Maktaba tul-satta, Cairo, Egypt, Edition-1st, 1415h, 1/42

(16) تکملہ، ۲/ ۲۳۹؛ النہایۃ فی غریب الحدیث والأثر، ۲/ ۲۷۸

Takmilah, 2/239; Al-Nahaya Fi Gareeb ul Hadith Wa Al-Asar, 2/278

(17) تکملہ، ۳/ ۲۳۰؛ لسان العرب، ۶/ ۱۷۴

Takmilah, 3/230; Lisan ul Arab, 6/174

(18) تکملہ، ۴/ ۵۴۵؛ الفیروز آبادی، محمد بن یعقوب، مجد الدین، القاموس المحیط، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۲ھ، ۱/ ۳۲۷

Takmilah, 4/545; Al-Feroz Abadi, Muhammad Bin Yaqoob, Majduddin, Al-Qamsoos ul Muheet, Dar Ahya ul Turas ul Arabi, Bairut, Lebnan, Edition:1st, 1412h, 1/327

(19) تکملہ، ۶/ ۲۳۱؛ تاج العروس، ۲۷/ ۲۰۱؛ مزید امثلہ کے لیے دیکھیں، تکملہ، ۱/ ۴۲۳، ۳/ ۴۵۰، ۴/ ۴۴۲

Takmilah, 6/231; Taj ul Uroos, 27/201; See More: Takmilah, 1/423, 3/450, 4/442

(20) تکملہ، ۲/ ۴۱۱؛ شرح الأبی والسنوسی، ۶/ ۱۶۱؛ اکمال المعلم بفوائد مسلم، ۵/ ۵۰۶

Takmilah, 2/411; Sharrah Al Abi wa al-sanoosi, 6/161; Akmal al muallam bi fawaid Muslim, 5/506.

(21) تکملہ، ۴/ ۵۴۹؛ صحیح مسلم بشرح النووی، ۱۵/ ۸۸-۸۹

Takmilah, 4/549; Sahih Muslim Bi Sharah al-nauwi, 15/88-89.

(22) تکملہ، ۶/ ۱۵۰؛ صحیح مسلم بشرح النووی، ۱۷/ ۱۵۱-۱۵۲؛ اکمال المعلم بفوائد مسلم، ۹/ ۳۴۴

Takmilah, 6/150; Sahih Muslim bi Sharah al-nauwi, 17/151-152; Akmal al-muallam bi fawaid Muslim, 9/344

(23) تکملہ، ۱/ ۴۶۲

Takmilah, 1/462

(24) صحیح مسلم بشرح النووی، ۱۰/ ۲۰۷

Sahih Muslim Bi Sharah al-nauwi, 10/207

(25) النسائی، احمد بن شعیب بن علی، ابوعبدالرحمن، سنن النسائی، تخریج احادیث، حافظ ابوطاہر زبیر علی زئی، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۴۳۰ھ، کتاب المزارعۃ، باب: ذکر الأحادیث المختلفۃ فی النہی عن کراء الارض، (۳۹۰۴)

Al-Nisai, Ahmad Bin Shoib Bin Ali, Abu Abdur Rehman, Sunan Al-Nisai, Takhreej Ahadith, Hafiz Abu Tahir Zubair Ali Zai, Dar-ussalam lil-nashar wa al-tauzee, Al-Riyadh, 1430h, Kitab Al Mazarat, Bab: Zik al Ahadith Al-Mukhtalfa fi Al-Nahi Ann kirah al Araz (3904)

(26) تکملہ، ۱/ ۴۶۲

Takmilah, 1/462

(27) تکملہ، ۳/ ۴۲۵-۴۲۶؛ اکمال المعلم بفوائد مسلم، ۶/ ۳۱۶؛ صحیح مسلم بشرح النووی، ۱۳/ ۳۸؛ شرح السنوسی والأبی، ۶/ ۶۲۶

Takmilah, 3/425-426; Akmal Al Muallam bi Fawaid Muslim, 6/316; Sahih Muslim bi Sharah Al-Nauwi, 13/38; Sharrah Al Abi wa al-sanoosi, 6/626

(28) تکملہ، ایضاً؛ اکمال المعلم بفوائد مسلم، ایضاً، صحیح مسلم بشرح النووی، ایضاً

Takmilah, Ibid, Akmal Al Muallam bi Fawaid Muslim, Ibid, Sahih Muslim bi Sharah Al-Nauwi, ibid.

(29) تکملہ، ۱/ ۳۲۲-۳۲۳

Takmilah, 1/322-323

(30) تکملہ، ۱/ ۳۲۳؛ ابن حجر، العسقلانی، احمد بن شہاب، ابوالفضل، فتح الباری بشرح صحیح البخاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، الطبعۃ الرابعۃ، ۱۴۰۸ھ، ۴/ ۵۰۹

Takmilah, 1/323; Ibn –e-Hajar, Al-Asqalani, Ahmad bin Shahab, Abu Al Fazal, Fathulbari bi sharah Sahih al Bukhari, Dar-Ahya Al Turas ul Arbi, Bairut, Lebnan, Edition:4th, 1408h, 4/509.

(31) تکملہ، ۲/ ۴۵۲

Takmilah, 2/452

(32) تکملہ، ۳/ ۲۲۳

Takmilah, 3/223

(33) تکملہ، ۵/ ۸۰؛ مزید دیکھیں، تکملہ، ۳/ ۱۶۰۔۱۶۱

Takmilah, 5/80 ; See More: Takmilah, 3/160-161

(34) تکملہ، ۱/ ۳۹۶؛ تاج العروس، ۳۸/ ۲۳۶

Takmilah, 1/396; Taj ul Uroos, 38/236

(35) تکملہ، ۲/ ۶۷؛ تاج العروس، ۳۰/ ۴۶۴

Takmilah, 2/67; Taj ul Uroos, 30/464

(36) تکملہ، ۳/ ۱۷۵؛ تاج العروس، ۱۳/ ۲۰۳

Takmilah, 3/175; Taj ul Uroos, 3/203

(37) تکملہ، ۶/ ۲۲؛ معجم مقاییس اللغۃ، ص: ۳۹۲؛ مزید امثلہ کے لیے دیکھیں، تکملہ، ۱/ ۵۶۱۔۵۶۲، ۲/ ۵۱۹، ۳/ ۵۸۷

Takmilah, 4/22; Mouajam Maqyas ul Lughat, P:392; See More: Takmilah, 1/561-562, 2/519, 3/587.

(38) تکملہ، ۱/ ۹؛ تاج العروس، ۱۱/ ۱۶۴؛ پٹنی، محمد طاہر بن علی الہندی، الشیخ، محدث، مجمع بحار الأنوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار، مکتبۃ دار الایمان، المدینۃ المنورۃ، الطبعۃ الثالثۃ، ۱۴۱۵ھ، ۲/ ۳۳۷۔۳۳۸

Takmilah, 1/9; Taj ul Uroos, 11/164, Muhammad Tahir Bin Ali Al-Hindi, Al-Sheikh, Muhadith, Majmaul Bahar Al –Anwar fi Graib al-Tanzil wa Lataif ul Akhbar, Maktba Dar ul Iman, Al-Madina ul Munawra, Edition: 2nd, 1415h, 2/337-338

(39) تکملہ، ۱/ ۱۲۵؛ تاج العروس، ۱۳/ ۶۲۳

Takmilah, 1/125; Taj ul Uroos, 13/623

(40) تکملہ، ۵/ ۱۷۵؛ المحکم والمحیط الأعظم، ۶/ ۳۵۷؛ لسان العرب، ۲/ ۱۹۶؛ مزید دیکھیں، تکملہ، ۳/ ۳۷۶، ۶/ ۴۴۸

Takmilah, 5/175; Al-Mohkim wa al Moheet al Azam, 6/357; Lisan ul Arab, 2/196; See More: Takmilah, 3/376, 6/448.

(41) تکملہ، ۱/ ۵۰۷۔۵۰۹

Takmilah, 1/507-509

(42) تکملہ، ۱/ ۵۰۸؛ معالم السنن، شرح سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب: ومن باب فی المطل، ۳/ ۶۵؛ الخطابی، حمد بن محمد بن ابراہیم خطاب، اصلاح

غلط المحدثین، محقق، محمد علی عبدالکریم الردینی، دار المامون للتراث، دمشق، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۷ھ، ص: ۵۴

Takmilah, 1/508; Mualim ul Sunan, Sharah Sunan Abi Daowood, Kitab ul Biyoo, Bab: wa man bab fi al-Mutal, 3/65; Al-Khitabi, Hamad bin Muhammad Bin Ibrahim khtab, Islah Galat al-Mohaditheen, Muhaqiq, Muhammad Ali Abdul Kareem Al-Radeeni, Dar-al-Mamoon Al-Turas, Damascus, Edition:1st, 1407h, P:54.

(43) تکملہ، ۱/ ۵۰۸

Takmilah, 1/508

(44) تکملہ، ۶/ ۳۶۲

Takmilah, 6/362

(45) تکملہ، ۶/ ۳۶۳؛ اکمال المعلم بفوائد مسلم، ۸/ ۴۷۹

Takmilah, 6/363; Akmal ul muallam bafwaid Muslim, 8/479

****